23265-صالحین کے مقام ومرتبہ کا واسطہ دے کر اللہ تعالی سے سوال کرنے کا حکم

سوال

کیا فوت شدہ صالح اور نیک لوگوں کے مرتبہ اور مقام کی بنا پر زندہ لوگوں پر اللہ تعالی کرم کرتا ہے کہ جب ہم اللہ تعالی سے کسی صالح اور نیک شخص کی نیکی اور اصلاح اور اس کی عبادت کے واسطے سے کسی مصیبت سے چھٹکارا طلب کریں، حالانکہ ہمیں علم ہے کہ فائدہ اللہ تعالی کی جانب سے ہی ہے ؟

پسندیدہ جواب

اس میں کوئی شک نہیں کہ دعاء شرعی عبادات میں سے ایک عظیم عبادت ہے جس کے ساتھ اللہ تعالی کا قرب حاصل کیا جاتا ہے، اور اس میں بھی کوئی شک نہیں کہ یہ کسی بھی بندے کے لئے جائز نہیں کہ وہ اللہ تعالی کی عبادت اس طریقہ پر کرے جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان سے مشروع نہیں کیونکہ حدیث میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"جس نے بھی ہمارے دین میں کوئی ایسا کام ایجاد کیا جو اس میں سے نہیں تو وہ کام مردود ہے"

صحیح بخاري حدیث نمبر (2499) صحیح مسلم حدیث نمبر (3242) اور مسلم کی ایک روایت کے الفاظ ہیں :

"جس نے بھی ایسا کوئی عمل کیا جس پر ہمارا حکم نہیں تو وہ مردود ہے" صحیح مسلم حدیث نمبر (3243).

اس سے یہ معلوم ہوا کہ اللہ تعالی کو اس کا وسیلہ یا واسطہ دینا جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت نہیں نہ تو قولی اور فعلی طور پر اور نہ ہی ان صحابہ کرام نے کیا جو نیکی اور خیر میں ہم سے زیادہ سبقت لے جانے والے تھے ایسا کام کرنا بدعت اور برائی ہے، وہ بندہ جو اللہ تعالی سے محبت کرتا اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع وپیروي کرتا ہے وہ اس سے اجتناب کرے اور ایسے طریقہ سے عبادت نہ کرے جو شرعا ثابت نہیں.

لھذا جب ہم سائل نے جو کچھ ذکر کیا ہے اسے دیکھتے ہیں، کہ صالح اور نیک لوگوں کے مقام ومرتبہ اوران کی عبادت اور مقام کا اللہ تعالی کو وسیلہ دینا، تو ہم اس کام کو ایک نئی ایجاد پاتے ہیں جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت نہیں، اور نہ ہی صحابہ کرام رضی اللہ تعالی عنہم سے ثابت ہے کہ انہوں نے کسی ایک دن بھی اللہ تعالی کو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے مقام ومرتبہ اوران کی شان کا وسیلہ دیا ہو نہ تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں نہ ہی وفات کے بعد، بلکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا سے وسیلہ پکڑتے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ان کے لئے اللہ تعالی سے دعا فرمایا کرتے تھے، اور جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فوت ہو گئے تو انہوں نے زندہ اور صالح افراد کی دعا کا وسیلہ بنایا اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان اور مرتبہ کے وسیلہ کو ترک کر دیا، جو کہ واضح طور پر اس بات کی دلیل ہے کہ اگر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات یا ان کے مقام ومرتبہ کا وسیلہ خیر وبھلائی اور مشروع ہوتا تو صحابہ کرام ہم سے سبقت لے جاتے ہوئے ایسا ضرور کرتے.

اور کون ایسا شخص ہے جو یہ خیال کرے کہ وہ عمر بن خطاب رضی اللہ تعالی عنہ سے خیر وبھلائی میں زیادہ حرص رکھتا ہے ؟ دیکھیں عمر بن خطاب رضی اللہ تعالی عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے مقام مرتبہ اوران کی شان کا وسیلہ دینے سے اعراض کر رہے ہیں بلکہ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا کی دعا کا وسیلہ بنایا، اور صحابہ کرام بغیر کسی مخالف اور انکار کے اس کی گواہی دیتے ہیں جیسا کہ صحیح بخاري میں ہے :

انس بن مالک رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ :

"جب قحط پڑتا تو عمر بن خطاب رضی اللہ تعالی عنہ عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ تعالی عنہ سے دعا کرواتے اور یہ کہتے : اے اللہ ہم تیری طرف اپنے نبی کا وسیلہ بنایا کرتے تھے تو ہمیں تو بارش عطا کرتا تھا، اور اب ہم اپنے نبی کے چچا کا وسیلہ بناتے ہیں تو ہمیں بارش عطا فرما، وہ کہتے ہیں کہ بارش ہوجایا کرتی تھی. صحیح بخاری حدیث نمبر (954).

نبی صلی اللہ علیہ وسلم یا عباس رضی اللہ تعالی عنہ کو وسیلہ بنانے کا معنی یہ ہے کہ ان کی دعا کا وسیلہ بناتے تھے جیسا کہ حدیث کے بعض طرق میں اس کو بیان بھی کیا گیا ہے :

انس رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دور میں بارش نہ ہوتی اور قحط پڑجاتا تو صحابہ کرام ان سے بارش دعا طلب کرتے تو انہیں بارش مل جاتی، اور جب عمر رضی اللہ تعالی عنہ کی امارت میں ایسا ہوا"اس کے بعد باقی حدیث ذکر کی، اسے اسماعیلی نے صحیح پر اپنی مستخرج میں بیان کیا ہے.

اور مصنف عبدالرزاق میں ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما کی حدیث میں ہے کہ : عمر رضی اللہ رضی اللہ تعالی نے عیدگاہ میں بارش کی دعا کی اور عباس رضی اللہ تعالی عنہ کو کہنے لگے : اٹھو اور بارش کی دعا کرو، تو عباس رضی اللہ تعالی عنہ کھڑے ہوئے "پھر باقی حدیث ذکر کی، اسے حافظ ابن حجر رحمہ اللہ تعالی نے فتح الباری میں نقل کیا اور خاموشی اختیار کی ہے.

تو اس سے واضح ہوا کہ عمر رضی اللہ تعالی عنہ نے جو توسل اور وسیلہ کا قصد کیا تھا تو ایک نیک اور صالح شخص کی دعا تھی جو کہ صحیح اور مشروع ہے، اس کے بہت سے دلائل پائے جاتے ہیں اور صحابہ کرام کے حالات سے یہ معلوم ہے کہ جب وہ قحط سالی کا شکار ہوتے اور بارش نہ ہوتی تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے دعا کرنے کا کہتے تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دعا کرنے سے بارش ہوجاتی اس میں بہت سی احادیث مشہور ہیں.

مستقل فتوی کمیٹی کے فتاوی میں ہے کہ :

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے مقام اور مرتبہ یا کسی صحابی یا ان کے علاوہ کسی اور کا شرف و مقام یا اس کی زندگی کے واسطے اور وسیلہ سے دعا کرنا جائز نہیں، اللہ تعالی نے اسے مشروع نہیں کیا، اس لئے کہ عبادات توقیفی ہیں، بلکہ اللہ تعالی نے اپنے بندوں کے لئے اپنے ناموں اور صفات اور اس کی توحید اور اس پر ایمان اور اعمال صالحہ کا وسیلہ مشروع اور جائز کیا ہے، نہ کہ کسی کی زندگی اور اس کے مقام و مرتبہ کا وسیلہ، لهذا مکلفین پر واجب ہے کہ وہ اس پر اکتفا کریں جو اللہ تعالی نے ان کے لئے مشروع کیا ہے، تو اس سے یہ پتہ چلتا ہے کہ کسی کی زندگی یا مقام مرتبہ وغیرہ کا وسیلہ دین میں نئی ایجاد کردہ اور بدعت ہے. اھ

دیکھیں : فتاوی اللجنۃ الدائمۃ للبحوث العلمیۃ والافتاء (153/1)

اور شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں :

"کسی ایک کے لئے بھی یہ جائز نہیں کہ وہ اپنے سے پہلے سلف صالحین کا اللہ تعالی کو واسطہ دے، کیونکہ ان کا نیک اور صالح ہونا اس کے عمل میں سے نہیں کہ اسے اس کا بدلہ دیا جائے، مثلا غار والے تین اشخاص نے اپنے سے پہلے نیک وصالح لوگوں کا وسیلہ نہیں دیا بلکہ انہوں نے اللہ تعالی کے سامنے اپنے اعمال صالحہ کو وسیلہ بنایا تھا اھ.

اللہ تعالی سے ہماری دعا ہے کہ وہ ہمیں موت تک اپنے دین اور شریعت پر ثابت قدم رکھے آمین.

واللہ تعالی اعلم.

دیکھیں : التوسل وانواعہ واحکامہ تالیف : الشیخ البانی رحمہ اللہ تعالی صفحہ (55) اور فتاوی اللجنۃ الدائمۃ للبحوث العلمیۃ والافتاء (153/1) اور التوصل الی حقیقۃ التوسل تالیف الشیخ محمد نسیب الرفاعی (18).

واللہ اعلم.